مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت کسیقدر علیل ہے خدام بڑے زور سے حضور کے لئے دعائیں فرمائیں۔ گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے دعاؤں کیطرف خاص طور پر جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ اور وہ طریق جو حضور نے قبولیت دعا کے متعلق فرمائے ہیں خاص طور پر زیر عمل لانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ احباب تعمیل ارشاد کی سعادت حاصل کریں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خاندان آجکل تبدیل آب و ہوا کی غرض سے لاہور مقیم ہے خدا تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے ؛

اخبار احمدیہ

مبارک ہو جماعت احمدیہ کے لئے یہ خبر خاص فرحت افزا ہوگی۔ کہ جناب ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب جو چھ سال تک قادیان کے سکول میں تعلیم پاتے رہے۔ اور یہاں سے فارغ ہوکر گورنمنٹ کالج لاہور میں دو سال ایف۔ ایس۔ سی میں تعلیم پاکر میڈیکل کالج میں داخل ہوئے تھے۔ اور وہاں سے چار سال میں ہی ڈاکٹری کے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس امتحان میں کامیاب ہوکر اسسٹنٹ سرجن پلیگ میڈیکل افسر مقرر ہوئے تھے۔

اب وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے برٹش کمیشن آئی۔ ایم۔ ایس میں لفٹیننٹ کے عہدہ پر ممتاز ہوکر لاہور چھاؤنی میں متعین ہوئے ہیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سید صاحب موصوف کو اس سے بھی بڑھکر دین و دنیا کے حسنات سے متمتع کرے۔ اور ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ بڑے اعلیٰ اخلاق کے نوجوان اور احمدیت کا عمدہ نمونہ ہیں۔ اور ہر ملنے والے کے دل میں اپنی محبت پیدا کر لیتے ہیں۔ آپ اپنی سرکاری وردی میں یہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے نیاز حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور ایک بچہ بچہ سے اسطرح ملتے تھے۔ کہ بے اختیار آپ کی تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے ہم اس اعزاز پر آپکے والد جناب ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب اور ان کے تمام خاندان کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں ؛

عبرت بابو اکبر علی صاحب بردوان سے لکھتے ہیں۔ کہ

ایک نوجوان مولوی ہمارے گاؤں میں تھا۔ سلسلہ حقہ کی بہت ہی مخالفت رکھتا تھا۔ اور لوگوں کو ہمارے برخلاف بہرکاتا رہتا تھا۔ جب میں نے کتاب حقیقت الوحی جناب والد ماجد کی خدمت میں پیش کی۔ تو والد صاحب بزرگوار نے اس مولوی صاحب کو پڑھنے اور رائے قائم کرنے کے واسطے دی۔ مولوی صاحب نے تھوڑی سی ورق گردانی کرنے کے بعد فرمایا۔ " حلوے میں زہر ہے۔"

یہ مولوی صاحب کا ریویو تھا۔ زہر سے ڈرے کہ مر نہ جائیں۔ اور حلوا نہ کھایا۔ قدرت خداوندی اب خبر آئی ہے کہ ایک سانپ نے ان کو اپنا زہر پلایا۔ اور اسی سے راہی ملک عدم ہوئے۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں جیسی گستاخی کوئی کرتا ہے ویسی ہی سزا پالیتا ہے ☆

ایک پیر اور مُلّاں میں جوت پیزار

برادرم سُلطان علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ پھیر وچیچی لکھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہوگئی تھی۔

اس کے جہلم کی رسم میں ہمارے گاؤں کے مُلّاں اور ایک پیر ختم پڑھنے کے لئے گئے۔ میّت کے وارثوں نے کچھ کھانا کھیر وغیرہ پیر اور مُلّاں کے آگے رکھا پیر صاحب کہتے کہ کھیر ہمنے کھانی ہے۔ اور دونوں مُلّاں کہتے۔ کہ ہم کھائینگے۔ ان کی لڑائی شروع ہوگئی اور مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ لوگوں نے کوشش کر کے ہٹادیے۔ ورنہ خون تک نوبت پہنچ جاتی۔ افسوس جن لوگوں پر گمان کیا جاتا تھا کہ یہ دین اسلام کے ستون ہیں۔ انکی یہ حالت ہے۔ کیا مسلمان اس سے عبرت نہ پکڑینگے ☆

حضرت مسیح موعود کے ایک الہام کی تصدیق ایک غیر احمدی کی زبان سے

شملہ سے برادرم محمد حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ان کی ملاقات ایک غیر احمدی مسمی منشی محمد بخش شلغواں شنشن جج بہادر انبالہ سے ہوئی۔ بہت سی گفتگو کے بعد انہوں نے اپنا ایک واقعہ یوں بیان کیا کہ ہم دو بھائی تھے۔ میں دہلی میں سررشتہ دار تھا۔ دوسرا جالندھر میں۔ آپس میں از حد محبت تھی۔ ایک دفعہ میں دہلی سے تین ماہ کی رخصت پر جالندھر آیا۔ اور حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کا مصمم ارادہ کر لیا۔ حتی کہ میں قادیان پہنچا ... حضرت صاحب باہر تشریف لائے۔ اور میں نے ملاقات کی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کوئی آج کا الہام۔ حضرت صاحب نے الہام بتایا کہ "موت آج سے تیراں (۱۳) ماہ بعد" یہ لفظ سُن کر مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں بے ہوش ہوگیا۔ اس کے بعد میں واپس جالندھر آگیا۔ کوئی چھ ماہ تک اس الہام کا دل پر کچھ ایسا اثر رہا کہ جب یاد آتا۔ میں بے چین ہو جاتا۔ ایک سال کے بعد میرا بھائی جو جالندھر میں ملازم تھا۔ بیمار ہو گیا۔ مجھے تار دیا گیا۔ میں بھی جالندھر پہنچا۔ اور میرا بھائی اس الہام سے پورے تیراں (۱۳) ماہ بعد فوت ہو گیا۔ ۲۸ ستمبر کا الہام تھا۔ اور ۲۷ اکتوبر کو میرا بھائی فوت ہوا۔ جسکی فوتیدگی کا مجھے سخت صدمہ پہنچا

ایک حافظ سے آگاہی

پٹیالہ سے جناب حشمت اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نابینا یہاں ہمارے پاس آیا۔ عبد الرحمٰن نام بتایا۔ اور کہا کہ لالہ موسیٰ کی جماعت احمدیہ کو درس دیا کرتا ہوں۔ یہاں وعظ کا اعلان کر دیا اور اچھا خاصہ وعظ بھی کیا۔ اور دوران وعظ میں کہا کہ سکرٹری صاحب کہاں ہیں۔ مجھے لالہ موسیٰ تک کرایہ ریل کیفر درکار ہے۔ حسب توفیق جماعت نے کچھ کرایہ جمع کر دیا۔ وہاں سے سنور کو چلے گئے۔ اور وہاں پر اپنا نام عبد اللہ بتایا۔ اور اسیطرح وعظ کیا۔ اور کرایہ کے لئے روپے لے کر چلدیئے۔ خدا جانے۔ اب کونسی جماعت میں پہنچے ہوں گے۔ احباب متنبہ رہیں ☆

نماز جنازہ

(۱) منشی تاج الدین صاحب لاہوری کی ہمشیرہ (احمدیہ) فوت ہوگئی ہیں احباب مرحومہ کی نماز جنازہ میں دعائے مغفرت کے ساتھ امداد کریں ☆

(۲) جناب قاضی عبد الحق صاحب مرحوم کے لئے ہر ایک جماعت خاص طور پر نماز جنازہ پڑھے اور دعا کرے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے ☆

تلاش عزیز

میرا بھائی مسمی رحمت اللہ ایک آوارہ لڑکے کے ساتھ کہیں چلا گیا ہے۔ جس کا حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۶-۱۷ سال۔ قد پورا رنگ پختہ۔ پیشانی پر دائیں طرف موہکوں کے داغ۔ میلی سی بغیر پھندنا کے رومی ٹوپی یا پشاوری رنگ کی دیسی لنگی۔ قمیض ٹول۔ جوتا دیسی۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیکر مشکور فرماویں ☆

خاکسار عنایت اللہ قادیانی بٹالوی دروازہ قادیان

فتاویٰ احمدیہ

مدت نفاس [۸]

حضرت صاحب کی خدمت میں ایک شخص نے لکھا۔ کہ اگر عورت چالیس روز سے پہلے نفاس سے پاک ہو جائے۔ تو کیا وہ صوم و صلوۃ کی پابند قرار دی جا سکتی ہے یا بہر صورت مدت مقررہ یعنی چالیس روز پورے کرنے ضروری ہیں۔ حضور نے جواب دیا کہ چالیس روز سے پہلے اگر عورت نفاس سے پاک ہو جائے تو عبادت بجا لاسکتی ہے ☆

صدقہ فطر [۹]

ایک احمدی بھائی نے سوال کیا کہ کیا غیر احمدیوں کو صدقہ فطر نہیں دینا چاہیئے۔ خواہ کیسا ہی بے کس اور غریب ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ دینا چاہیئے ہاں اگر جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا کوئی انتظام ہو تو اس میں شامل ہونا چاہیئے

والد پر نالش [۱۰]

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ میرے احمدی ہونے کی وجہ سے میرے والد نے میرا ایک سو پچاس (۱۵۰) روپیہ جو ان کے پاس امانت تھا۔ اور ایک مکان جو میرا اپنا زرخرید تھا جسکی موجودہ حیثیت پانچسو روپیہ کی ہے دبالیا ہے کیا میں اُن پر نالش کروں، تو جائز ہے یا نہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے پسند نہیں آپ صبر کریں اللہ تعالیٰ کسی اور طرح آپ کو اس کا بدلہ دیدیگا ☆

بیوی کی خاطر غیر احمدی [۱۱]

ایک اور دوست نے سوال کیا کہ ایک احمدی اپنے رشتہ کی خاطر غیر احمدی بنگیا ہے۔ اب اسکی شادی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۹ - اگست ۱۹۱۶ء

جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی

اور

اخبار "پیغام صلح" لاہوری

نمبر اول

آج کل اخبار "پیغام صلح" بظاہر صلح اور دوستی کا رنگ اختیار کر کے عجیب عجیب پیراؤں میں جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی پر سخت سے سخت اور بدتر سے بدتر حملے کر رہا ہے۔ جن کا کچھ تھوڑا سا نمونہ اخبار مذکور کے پرچہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۶ء کے حوالہ سے ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں دکھا چکے ہیں۔ اب ذیل میں اخبار مذکور کے بعض ان حملوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ۳ اگست ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں جناب موصوف کی ذات والاصفات پر ان کے رسالہ جدیدہ کو آڑ بنا کر کئے گئے ہیں ؛

اگرچہ اخبار مذکور کا اس سے قبل کا حملہ بھی (جس کا ذکر ۸۔ اگست کے پرچہ میں آچکا ہے) جناب مولوی صاحب پر بظاہر دوستی کے لباس میں ہی کیا گیا تھا۔ مگر ان تازہ حملوں میں بالکل ایک نیا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر اخبار مذکور نے جناب موصوف پر نا روا اور ناجائز حملے تو خود کئے ہیں۔ لیکن بڑی چالاکی اور روبہ بازی سے ان کو مبائعین حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے لکہ یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ گویا یہ حملے جناب مولوی صاحب پر اکی اور اس کے ایما کنندوں کی طرف سے نہیں۔ بلکہ وہ ان کا اندفاع کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ۳ اگست کے پرچہ میں لکھا ہے کہ :-

"وہ باتیں جو میاں صاحب کے مرید اس کتاب کے حق میں کہتے ہیں۔ وہ ہم تک بعض احباب نے پہنچائی ہیں۔ اور چونکہ اندر ہی اندر جماعت میں یہ خیال پھیلایا جا رہا ہے۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم علانیہ مولنا موصوف کی اس معاملہ میں بریت کی شہادت دیں"

حقیقت میں اخبار مذکور کی یہ ایک ایسی خطرناک چال ہے جو صرف انہی لوگوں کو سوجھی ہے۔ شاید ان کے نزدیک انہی چالبازیوں کا نام اسلام ہے۔ اور اسی اسلام کی اشاعت اور ترویج کے لئے انہوں نے لاہور میں "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" قائم کر رکھی ہے لیکن وہ یاد رکھیں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ ان چالبازیوں سے جسطرح انہیں پہلے ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اسی طرح اب دیکھینگے۔ اور ضرور دیکھیں گے ؛

اخبار مذکور کے ان تازہ حملوں میں سے سب سے پہلا حملہ یہ ہے کہ اس رسالہ کی تصنیف میں جناب مولوی صاحب نے ایمان فروشی سے کام لیکر اور چند روپوں کے لالچ میں آکر اپنے سابقہ بیان کردہ عقائد کے خلاف اس نئی تصنیف میں ان عقائد کا اظہار کیا ہے۔ جو "میاں صاحب" کے مقابلہ میں غیر مبائعین کے عقائد ہیں۔ چنانچہ وہ اس الزام کو مبائعین کی طرف منسوب کرتا ہوا جناب موصوف پر ان الفاظ میں قائم کرتا ہے کہ :-

"مولانا موصوف نے رشوت کے طور پر روپیہ لے کر یہ کتاب لاہور والوں کے اعتقاد کے مطابق لکھ دی ہے"

جن لوگوں کی نظر سے اخبار مذکور کا ۲۰ جولائی ۱۹۱۶ء کا پرچہ یا اخبار الفضل کا ۸۔ اگست کا پرچہ گذر چکا ہے ان پر یہ امر بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔ کہ پیغام کا مذکورہ حملہ دراصل اس حملہ کی ایک جزیا ایک شاخ ہے۔ جو اخبار مذکور کی ۲۰ جولائی کی اشاعت میں جناب مولوی صاحب موصوف پر کیا گیا تھا۔ اور جس کا مفصل ذکر ۸۔ اگست کے الفضل میں آچکا ہے۔ یعنی یہ کہ جناب مولوی صاحب کے لئے ایک عرصہ تک لالچ وغیرہ امور صحیح عقائد کے اظہار سے مانع رہے۔ اور آپ کو اس لمبے عرصہ میں اسبات کے لئے کبھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ اپنے اصلی عقائد کو ظاہر کرتے۔ اب ظاہر ہے کہ آپ کو اپنے اصلی عقائد کے اظہار کی "جرأت" نہ ہونے کے صرف دو ہی امر موجب ہو سکتے ہیں۔ ایک خوف اور دوسرا طمع۔ پس ایڈیٹر پیغام نے پہلے عدم جرأت کا عام لفظ اختیار کر کے ان دونوں پہلوؤں کے رو سے جناب مولوی صاحب کی ذات پر خود ایک خطرناک حملہ کیا۔ اور بعد میں اسی حملہ کی ایک شق کو تفصیل کے ساتھ بیان کر کے مبائعین کی طرف منسوب کر دیا۔ ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

معزز ناظرین اور حقیقت شناس اصحاب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اخبار مذکور کس قدر افترا پردازی کی غلاظت پر منہ مارنے کا عادی ہے ؛

اس بات کی تائید مزید کے لئے کہ یہ حملہ جناب مولوی صاحب پر اخبار مذکور نے ہی کیا ہے۔ یہ امر بھی کافی ثبوت ہے کہ وہ خود بخود مولوی صاحب کی ذات کے متعلق اس الزام کو پبلک میں لاتا۔ اور عام و خاص میں اسکی تشہیر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے "رشوت کے طور پر روپیہ لیکر یہ کتاب لاہور والوں کے اعتقاد کے مطابق لکھ دی ہے" اور اپنے الفاظ میں اس الزام کے شائع کرنے کی یہ غرض ظاہر کرتا ہے کہ "ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم علانیہ مولانا موصوف کی اس معاملہ میں بریت کی شہادت دیں" لیکن باوجود کئی کالم سیاہ کرنے کے اس کے متعلق اپنی کوئی شہادت نہیں بیان کرتا۔ بلکہ صاف کنارہ کشی کرتا ہوا اس بارہ میں بکلی خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اور اگر مولوی صاحب پر یہ الزام لگانے اور اسکو شائع کرنے سے فی الواقع اسکی وہی غرض تھی۔ جو اس نے بیان کی ہے۔ تو اُسے چاہیئے تھا کہ اپنے امیر کی طرف سے علانیہ طور پر اور صاف الفاظ میں اسطرح لکھتا۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آج تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی یا ان کے برخوردار

یعقوب کو کسی طور پر کسی قسم کی کوئی مالی امداد دی ہے - اور نہ خواجہ کمال الدین صاحب نے - اگر اخبار مذکور میں غیر مبائعین کے امیر اور اس کے دست و بازوؤں کی طرف سے اس قسم کا کوئی اعلان شائع ہو جاتا - تو ایک حد تک کہا جا سکتا تھا کہ اخبار مذکور نے حسب وعدہ اس معاملہ میں جناب مولوی صاحب کی بریت کی شہادت دے دی ہے - لیکن جب وہ جناب موصوف کے متعلق الزام مذکور کو پبلک میں تو شائع کر چکا ہے مگر باوجود شائع کرنے کی غرض بریت کی شہادت قرار دینے کے پھر اس سے پہلو تہی کرتا ہے - کیا وہ اس طریق سے جناب موصوف پر اپنے قائم کردہ الزام کو ثابت نہیں کرتا - حق بات تو یہ ہے کہ پیغام کے چالاک ایڈیٹر نے جناب موصوف پر نہ صرف یہ الزام قائم کیا - بلکہ اسے عملی طور پر ثابت بھی کر دیا ہے ٭

علاوہ اس کے جبکہ مولوی صاحب موصوف ہمارے چند احباب کے روبرو خود فرما چکے ہیں ان کی طرف سے ایک معقول رقم بطور ہدیہ یا نذرانہ بھیجی گئی ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی جناب مولوی صاحب کا تازہ رسالہ منصہ ظہور میں آیا - یا اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو پھر اسبات کو بصورت الزام مبائعین کی طرف سے پیش کرنا اگر صریح بے ایمانی اور دھوکہ دہی نہیں - اور ساتھ ہی جناب مولوی صاحب کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے ؟

دوسرا حملہ جو پیغام نے بظاہر مبائعین کیطرف منسوب کرتے ہوئے جناب مولوی صاحب پر کیا ہے وہ یہ ہے :-

"کہ مولانا صاحب نے کتاب نہیں لکھی - بلکہ سید یعقوب ان کے صاحبزادے نے لکھی ہے اور مولانا صاحب کے نام پر غلط طور پر شائع کر دی ہے"

پیغام نے اپنے اس حملے کے ذریعہ سے جناب مولوی صاحب اور ان کے برخوردار محمد یعقوب ہر دو کے پر ایسی سخت زد کی ہے کہ گویا خدانخواستہ باپ - بیٹا دونوں خلق خدا کو دھوکہ دینے والے اور جھوٹ کے پھیلانے والے ہیں - پیغام نے اپنے اس قائم کردہ الزام کا ایک جواب بھی دیا ہے - اور وہ یہ کہ اس کی تردید کے لئے کتاب کے دلائل کافی ہیں - یہ جواب درحقیقت عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے - کیونکہ جس حالت میں مولوی صاحب موصوف نے یہ کتاب لکھی ہے - اس کے متعلق وہ خود صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ اب میری ایسی حالت ہے کہ میں موت کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہوں - جناب مولوی صاحب نے اپنے اس بیان کے ذریعہ اپنے پیش کردہ دلائل کی حقیقت خود پورے طور پر ظاہر فرما دی ہے - اب ان پر زور دینا گویا جناب مولوی صاحب کا مقابلہ کرنا اور آپ کے اس عذر کو غلط ٹھہرانا ہے - جو آپ نے مباہلے کے لئے بُلا کر اپنے الگ رہنے کے لئے پیش کیا ہے - اور اگر بالفرض آپ یہ نہ لکھتے - تو بھی وہ دلائل فی الحقیقت اس قابل ہی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے یا انہیں کسی ذی علم کیطرف

تیسرا حملہ اس نے بظاہر مبائعین کیطرف سے جناب مولوی صاحب موصوف پر یہ کیا ہے کہ :-

"مولانا مولوی صاحب بہت ضعیف ہو گئے ہیں"

یعنی آپ ارذل العمر کو پہنچے ہوئے ہیں - معلوم نہیں - پیغام کا نادان ایڈیٹر کس دیانت اور امانت کی بناء پر اسبات کو مبائعین کی طرف منسوب کرتا ہے - جبکہ جناب موصوف خود علی الاعلان فرماتے ہیں کہ :-

"میری موت اس مقابلہ (مباہلہ) کے ماتحت نہیں ہو گی - کیونکہ میں اسی سال سے متجاوز ہو گیا ہوں - میں اپنی موت کو ایک نعمت غیر مترقبہ اعتقاد کرتا ہوں - اور تبارک الذی کی اگلی آیت میں داخل ہوں - کسی اور کو ڈھونڈ لیا جائے" (القول الممجد صفحہ ۹۸)

اگر جناب مولوی صاحب کے اس بیان کو سچا نہ سمجھا جائے جیسا کہ پیغام نے اسے مولوی صاحب پر ایک حملہ ظاہر کر کے آپ کو غیر صادق قرار دیا ہے - تو اس سے نہ صرف آپ پر غیر صادق ہونے کا حملہ ہو گا - بلکہ یہ بھی ثابت ہو گا - کہ گویا آپ نے ایک غلط بات کو مباہلہ سے بچنے کے لئے آڑ بنایا ہے - اور یہ کہ جن عقائد کو آپ نے اس کتاب میں پیش کیا ہے - آپ انہیں دل میں سچا نہیں مانتے - اور چند روپیوں کے لالچ میں آ کر خلق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں - ایڈیٹر پیغام نے اپنے اس تیسرے حملے کا بھی وہی جواب دیا ہے - جو اس نے اپنے دوسرے حملہ کا دیا تھا - اور جس کی حقیقت ظاہر کی جا چکی ہے - ایڈیٹر پیغام نے ان سوالات و جوابات میں بعینہٖ وہی طرز اختیار کیا ہے - جو عیسائی مشنریوں نے "اثمار شیریں" وغیرہ رسالوں میں اختیار کیا تھا - اور ضروری تھا کہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ تشابہت قلوبھم -

یہ وہ نہایت ناروا حملے ہیں - جو پیغام کے ناسمجھ ایڈیٹر نے ۵ اگست کے پرچہ میں جناب موصوف پر کئے ہیں - اس کے بعد ۸ - اگست کے پیغام میں جو کچھ واہی تباہی لکھا گیا ہے - اس کا جواب آئندہ انشاء اللہ دیا جائیگا ٭

حضرت مسیح موعودؑ کی شان

حضرت مسیح موعود کی نبوت کے ثبوت میں جب ہم آیت یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم الآیۃ غیر مبائعین کے سامنے پیش کرتے ہیں تو جھٹ وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس آیت میں تو لفظ رُسُل ہے - کیا وجہ ہے کہ اب تک ایک مرزا صاحب ہی نبی ہوئے اس کا مفصل جواب تو ہم کسی اور فرصت پر چھوڑتے ہیں البتہ اتنا بتا دیتے ہیں کہ یہ الٰہی وعدہ حرف بحرف پورا ہوا - اور وہ اسطرح کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کا فتنہ ایک ایسا عظیم الشان فتنہ مقدر تھا - کہ تمام انبیاء اس کے فتنے سے اپنی اُمتوں کو ڈراتے آئے ہیں یہاں تک کہ آنحضرت نے بھی دعا کی ہے اللّٰھم انی اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال - سو اس فتنہ کا سامنا صرف اُمت محمدیہ کو ہی کرنا تھا - اور اسی کے ذریعہ اس فتنہ کا فرو ہونا مقدر تھا - اس لئے اس اُمت کی طاقت بڑھانے کے واسطے خدا تعالیٰ نے جیسا کہ فتنہ عظیم الشان تھا - ویسے ہی نبی بھی عظیم الشان بھیجا یعنی ایک شخص کو بہت سے انبیاء کے کمالات کا وارث کر کے اور ان سب کا قائم مقام بنا کر دنیا کی ہدایت اور فتنہ دجال کے فرو کرنے کے لئے

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ المبارک

گورنمنٹ برطانیہ خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی

فرمودہ ۴۔ اگست ۱۹۱۶ء

حضور نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا *

خدا کے فضل بے انتہا ہیں خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی حمد کی کوئی حدبندی نہیں ہوسکتی۔ جب خدا تعالےٰ اپنا فضل اور احسان کرتا ہے۔ تو پھر اس کی انتہا مقرر کرنی یا اس کو گننے کی کوشش کرنا نادانی ہوتی ہے۔ دیکھو ابھی تھوڑی دیر ہوئی۔ کہ بارش ہوئی ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ لیکن کیا کسی کی طاقت ہے۔ کہ اس کے قطرے گن سکے۔ ہرگز نہیں۔ خدا کا ہر ایک جسمانی فضل نمونہ ہوتا ہے۔ روحانی فضل کا۔ اور روحانی فضل جسمانی سے بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ جب جسمانی فضل کا ہی گننا ناممکن ہے۔ تو روحانی فضل کا گننا کسطرح ممکن ہوسکتا ہے۔ پھر خدا کے فضل کی وہ بارشیں جو روحانی رنگ میں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی خاص طور پر بھی ہوتی ہیں۔ جس طرح سخت تپش اور گرمی کے بعد بہت زیادہ بارش ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جب دنیا میں تپش ہوجاتی ہے۔ تو اس کے بعد روحانی بارش بڑے زور سے برستی ہے۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے *

نعمت کی قدر مصیبت کے بعد ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان اس وقت تک کسی چیز سے خوشی اور راحت محسوس ہی نہیں کرتا۔ جب تک کہ اس کے مقابلہ میں اسے دکھ اور تکلیف نہ پہونچ چکی ہو۔ ایک ایسا فقیر جس کی آنکھیں ہوں وہ کبھی اس بات پر خوشی کا اظہار نہیں کریگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ کیسی نعمت دی ہے۔ لیکن اگر اُسے کوئی ایک پیسہ دے دیگا۔ تو وہ بہت خوش ہوگا۔ اور دینے والے کا بڑا شکریہ ادا کریگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ آنکھیں تو اس کے پاس پہلے سے ہی تھیں۔ اور پیسہ نیا ملا ہے۔ جو کہ اس کے پاس پہلے نہ تھا۔ چونکہ اس کی آنکھیں نہیں گئی تھیں اس لئے اسے معلوم ہی نہیں۔ کہ یہ بھی کوئی نعمت ہے لیکن جن لوگوں کو موتیا بند ہوجاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک عارضی ہی پردہ ہوتا ہے۔ لیکن جو ڈاکٹر اس پردہ کو دور کردیتا ہے۔ اس کے سامنے ان کی آنکھیں اونچی نہیں ہوسکتیں۔ کسقدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ اکثر لوگ اصل آنکھوں کے بنانے والے کے آگے اپنی گردنیں اونچی ہی رکھتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نے ان کو چھین کر نہیں دیں۔ بلکہ پہلے سے ہی دے رکھی ہیں۔ مگر ایک ڈاکٹر اس وقت آنکھیں بناتا ہے۔ جبکہ ان سے کچھ عرصہ کے لئے چھینی جاچکی ہیں۔ اس لئے اس کے شکرگذار ہوتے ہیں۔ تو یہ ایک عام بات ہے۔ کہ جو چیز پہلے نہ ہو۔ اور پھر ملے۔ اس پر لوگ خوش ہوتے اور اسے نعمت سمجھتے ہیں۔ اور جو پہلے سے ہی انہیں ملی ہوئی ہو اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کی بھی یہ ایک سنت ہے۔ کہ ایک زمانہ میں وہ روحانی ترقیات کی طاقت بخشتا ہے۔ مگر کچھ مدت کے بعد لوگوں کو اپنی عادت کے مطابق یہ گھمنڈ ہوجاتا ہے۔ کہ خدا نے ہمیں کیا بتاتا تھا۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنی عقل سے ہی تجویز کیا ہے گویا وہ اپنی نادانی سے دین کو اپنی ایک ایجاد سمجھ لیتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں پر بھی جب تصنیفات کا زمانہ آیا۔ تو ان کے لئے خدا اور رسول اڑ کر صرف یہی رہ گیا کہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں۔ امام حنبل یہ فرماتے ہیں۔ یعنے ان کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کا کوئی احسان نہ رہا۔ بلکہ اماموں کا ہوگیا۔ اور وہ یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ اگر یہ امام نہوتے۔ تو آج کچھ نہ ہوتا۔ کہتے ہیں۔ ایک پٹھان نے کسی کتاب میں پڑھا تھا۔ نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ نہیں ہلانے چاہئیں۔ ورنہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر اس نے کہیں یہ پڑھا۔ کہ آنحضرتؐ نے ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے کسی کے آواز دینے پر دروازہ کھولدیا۔ تو کہنے لگا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نماز ٹوٹ گیا۔" گویا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک امام کے حکم کے ماتحت لانا چاہا۔ حالانکہ امام ابوحنیفہ وغیرہ جسقدر بھی امام ہوئے ہیں وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشہ چین ہیں۔ اور آپ باغبان۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام ابوحنیفہ امام حنبل یہ سب آپ کے خوشہ چین اور جاروب کش ہیں آپکے باغ میں جھاڑو دیکر پھل جمع کرلانے کے علاوہ اور کیا کرتے ہیں۔ مگر نادانوں اور کم عقلوں کے سامنے یہ جھاڑو دینے والے تو ہیں۔ اور پھل پیدا کرنے والا اور ان کو پرورش دینے والا پوشیدہ ہے۔ اس لئے اس کو نہیں دیکھتے۔ ویسے ہی وقت میں خدا تعالےٰ اپنے دین کو دنیا سے اٹھا لیتا ہے۔ اور اس طرح انہیں بتاتا ہے۔ کہ تم نے خدا اور اس کے رسول کی قدر نہ کی۔ اب بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے۔ اگر کچھ رکھتے ہو۔ تو تم میں کوئی ابوحنیفہ پیدا ہوا ہو۔ کوئی فقیہ اور زاہد ہو تو دکھلاؤ۔ لیکن وہ کچھ نہیں دکھلا سکتے۔ اس وقت ان کی روحانی امور میں عقلیں ماری جاتی ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے تو بال کی کھال کھینچتے ہیں۔ مگر روحانی طور پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جب دنیا کی یہ حالت ہوجاتی ہے تو خدا کی بارش نازل ہوکر بتاتی ہے۔ کہ دیکھو اب ہم اپنا کام کرتے ہیں۔ پھر لوگوں کے چہروں پر تازگی اور بشاشت آجاتی ہے۔ وہی لوگ جو مردہ دل ہوتے ہیں زندہ ہوجاتے ہیں۔ وہ جو دین سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہوجاتے ہیں۔ دین پر جان دینے والے بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نگاہیں انسانوں پر نہیں۔ بلکہ خدا پر ہوتی ہیں۔ اور اس وقت ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اس وقت ان کے منہ سے بے اختیار الحمد للہ رب العٰلمین۔ نکلتا ہے *

ٹھوکر کھانیوالے لوگ لیکن کچھ عرصہ بعد حسبِ

ڈاکٹر کے موتیا بند دور کرنے سے اس کا تو احسان یاد رکھا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو بھلا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس روحانی بارش کے بعد بدقسمت لوگ خدا تعالےٰ کو بھلا کر انسانی عقل وفہم پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں۔ ابھی دیکھ لو۔ کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ چند لوگوں نے کہدیا۔ مرزا صاحب نے آکر ہمیں کیا دیا۔ صرف وفات مسیح کے مسئلہ کو صاف کیا ہے۔ مگر ان نادانوں نے نہ دیکھا۔ کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ اگر یہ غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ ان میں اور اُن میں بہت بڑا فرق ہو گیا تھا۔ کیا ان کے لئے قرآن کریم ایک زندہ کتاب نہ ہو گئی تھی۔ اور کیا ان کے لئے رسول کریمؐ ایک زندہ رسول ثابت ہو گئے تھے۔ پھر کیا جب یہ قرآن کریم پر غور کرتے۔ تو ان کے ذہنوں میں بجلی کی طرح حقائق اور معارف نہیں ڈالے جاتے تھے۔ اور کیا وہ باتیں جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتی تھیں۔ ان کے لئے عجیب عجیب نکات نہیں ثابت ہوتی تھیں۔ پھر کیا وہی آئتیں جو نعوذ باللہ لغو اور فضول سمجھی جاتی تھیں۔ ان کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرکت ان کے لئے بڑی بڑی حکمت نہیں رکھتا تھا۔ یہ سب کچھ تھا۔ مگر انہوں نے ان باتوں کو اپنی عقل اور سمجھ کا نتیجہ قرار دیا۔ اور یہ کہدیا۔ کہ مرزا صاحب کے ذریعہ وفات مسیح کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں ملا۔ ان لوگوں کو دیکھ کر تم ان لوگوں کی حالت کا قیاس کر لو۔ جو زمانہ نبوت سے بہت دور ہو جاتے ہیں۔ بس جب ان کے منہ سے الحمد للہ نہیں نکلتی۔ تو اللہ تعالےٰ اپنا انعام ان سے چھین لیتا ہے۔ پھر انہیں پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ ہماری عقل اور دانائی کچھ کام نہیں دے سکتی۔

خوش قسمت لوگ

لیکن جسطرح بارش کے بند ہونے سے کوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی بارش کے بند ہونے سے تمام روحانی چشمے خشک ہو جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ بارش نازل فرماتا ہے۔ لیکن نادان انسان اصل بھیجنے والے کو بھول جاتے ہیں۔ غرض خدا تعالےٰ روحانی خشکی کے وقت ضرور روحانی بارش نازل فرماتا ہے۔ اور جو لوگ وہ زمانہ پاتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ حمد ہی حمد کا زمانہ ہوتا ہے۔ تمام دنیا کے لئے ایک حمد کا زمانہ تو وہ تھا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ پھر ایک یہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں اور جس کے پانے کا ہمیں موقعہ ملا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے کیا ہی حمد کا زمانہ ہے۔ ہمارے دل سے کیسے جوش کے ساتھ حمد نکلتی ہے۔

آنحضرت صلعم کی شان مبارک

کیوں؟ اس لئے کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے شارع دیا۔ تو ایسا کہ تمام انبیاء اس کے مقابلہ میں طفل مکتب ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الا اتباعی۔ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے۔ تو وہ بھی میرے ہی مدرسہ میں داخل ہوتے۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام کی کتنی بڑی شان تھی۔ مگر ان کے متعلق بھی آپ نے یہی کہا۔ کہ وہ اگر آج زندہ ہوتے۔ تو میرے سامنے زانوئے ادب خم کرتے لوگوں نے حضرت موسیٰ اور خضر کا یونہی ایک جھوٹا قصہ بنا لیا ہے۔ اصل بات کچھ اور ہے۔ لیکن حضرت عبدالقادر جیلانی رح کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کے پاس کشف میں خضر آیا۔ انہوں نے اسے کہا۔ مجھے بھی موسیٰ نہ سمجھ لینا کہ تمہاری بات نہ سمجھ سکوں گا۔ میں محمدی سلسلہ کا فرد ہوں۔ میں ان باتوں سے خوب واقف ہوں۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کشف میں ہی دکھایا گیا تھا جس طرح حضرت موسیٰؑ کو خضر کشف میں دکھائی دیا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ خضر ملائکہ کے رنگ میں تھا۔ اسی طرح عبدالقادرؒ کو بھی کشف میں نظر آیا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ میں آنحضرتؐ کا غلام ہوں۔ اس لئے تیرا اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی ایک رنگ ہوتا ہے۔ لوگوں نے اپنی نادانی سے خضر کچھ اور سمجھا ہوا ہے۔ مگر انہوں نے قرآن کریم کی آیات پر غور نہیں کیا۔ اور نہ اس واقعہ کی حکمت اور اصلیت کو سمجھا ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اور کسی کا درجہ نہیں ہے۔ بلکہ باقی سب انبیاء کا آپ سے استاد شاگرد جیسا تعلق ہے۔ اسی لئے آپ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے لئے فرمایا۔ کہ اگر وہ بھی زندہ ہوتے۔ تو میری اتباع کرتے۔ اتباع اسی وقت کی جاتی ہے۔ جب کہ بہت بڑا فرق ہو۔ تو خدا نے ہمیں ایسی شان کا رسول دیا۔ پھر کون ہے جس کے منہ سے بے اختیار الحمد للہ رب العلمین نہ نکلے۔

قرآن کریم کی شان

پھر قرآن کریم ایسی مکمل کتاب دی۔ کہ جس کا کوئی لفظ کوئی حرکت کوئی نقطہ بے موقع نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرکت میں ایسی حکمت اور معرفت بھری ہوئی ہے۔ کہ انسان اگر غور کرے۔ تو ساری عمر اسی میں مست رہے۔ اور کوئی چیز اس کی توجہ کو دوسری طرف نہ کھینچ سکے۔ تو آنحضرت صلعم ایسا شارع نبی قرآن کریم ایسی کامل کتاب ہمیں دیگئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی شان

پھر خدا تعالےٰ نے ہم پر یہ کتنا فضل کیا۔ کہ اس تاریکی اور ظلمت کے زمانہ میں جس میں ایسے نبی اور ایسی کتاب کو لوگ چھوڑ بیٹھے تھے۔ مسیح موعود علیہ السلام ایسا ہادی اور راہ نما بھیجدیا۔ جس کی نسبت ہر زمانہ میں ہزارہا ولی ترستے چلے گئے۔ بلکہ جس کے زمانہ کو دیکھنے کی بعض انبیاء نے بھی خواہش کی۔ کیونکہ آپ کا زمانہ خاص فتوحات کا زمانہ تھا۔

خدا تعالےٰ

اللہ تعالےٰ تو چونکہ سب کا خدا ہے۔ اس لئے میں نے اس کا نام نہیں لیا لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جسطرح جلوہ فرمایا ہے۔ اس طرح پہلے کسی نبی کے ذریعہ نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایسا خدا ملا۔ جیسا کسی کو نہیں ملا۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے فضل ہیں۔ جو ہم پر ہوئے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع کیا گیا ہے۔

ہم پر خدا کے دنیاوی فضل

اسی طرح ہم پر خدا تعالےٰ کے دنیاوی رنگ میں بھی بڑے فضل ہوئے ہیں۔ ہم سے پہلی قوموں نے

بڑی بڑی تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ دیکھو حضرت مسیح جس وقت آئے۔ تو گو انہوں نے تلوار نہ اٹھائی۔ اور نہ ان کے مقابلہ میں اٹھائی گئی۔ مگر یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر تم اپنے مسیح کو دیکھو۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے ایک ایسی سلطنت میں پیدا کیا۔ کہ آپ کا کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی بال بیکا نہ کر سکا۔ آپ اسی سلطنت میں بیٹھ کر تبلیغ کرتے رہے اور تبلیغ بھی نہ صرف اوروں کو بلکہ اسی سلطنت اور شہنشاہ کو۔ پہلے زمانوں میں کیا مجال تھی۔ کہ کوئی بادشاہ کو تبلیغ تو کر سکے۔ یہ بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو ایک خط لکھا۔ جس میں اُسے اسلام کی طرف بلایا۔ اور کہا کہ اگر اسے قبول کر لو گی۔ تو آپ کا بھلا ہو گا۔ یہ سُن کر بجائے اس کے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کیا جاتا۔ اس چٹھی کے متعلق اسطرح شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ ہم کو آپ کی چٹھی ملگئی جسے پڑھ کر خوشی ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے احسان اور فضل ہیں ؛

ہر مومن کو خدا کی حمد کرنی چاہیئے

ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ ان کی قدر کرے۔ کیونکہ جو شخص ابتدا میں الحمد کہتا ہے۔ اس کا انجام بھی الحمد پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وآخر دعواھم ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ کہ مومن جسطرح شروع میں حمد کرتے ہیں اسی طرح انجام کار بھی ان کے منہ سے یہی نکلتا ہے۔ کہ الحمد للہ رب العٰلمین۔ بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنی پہلی عمر میں خدا تعالےٰ کا شکر اور حمد کرتے ہیں۔ لیکن جب بوڑھے ہوتے ہیں۔ تو ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ایک مومن جسطرح خدا کی حمد کہتے کہتے بالغ ہوتا ہے۔ اسی طرح جانکنی کے وقت بھی اس کے منہ سے یہی نکلتی ہے۔ وہ کبھی مصائب اور آلام میں اسطرح گرفتار نہیں کیا جاتا۔ کہ اس کے منہ سے حمد نہ نکلے۔ کیونکہ اس کے سامنے اللہ تعالےٰ کے پہلے بہت سے انعام ہوتے ہیں۔ ان کی وہ قدر کرتا ہے پس جو کوئی اللہ تعالےٰ کے انعام حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی زبان پر حمد الٰہی جاری رکھے۔ وہ لوگ جو ہر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کچھ نہیں ملا۔ ہمیں فلاں تکلیف ہے فلاں مصیبت ہے۔ ان کو دیئے ہوئے انعام بھی خدا تعالےٰ واپس لے لیتا ہے۔ غالب ایک اردو کا شاعر گذرا ہے۔ تھا تو وہ شرابی۔ مگر اس کی کلام میں بعض باتیں عجیب بھی پائی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں سعادت بھی تھی۔ کیونکہ کہیں کہیں اُس کے شعروں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ اپنا معشوق خدا تعالےٰ کو قرار دیتا ہے ہمیں اسپر کسی قسم کی بدظنی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور الفت ہو۔ وہ ایک شعر میں کہتا ہے۔ ؎

ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

کہ میں جو خدا کو بے مہر۔ بے مہر کہتا ہوں۔ تو پھر وہ مجھ پر مہربانی کیوں کرے۔ تو جو بندہ خدا تعالےٰ کی حمد نہیں کرتا۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ خدا نے مجھے کیا دیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسپر جو انعام کیا ہوتا ہے۔ وہ بھی چھین لیتا ہے۔ جب انعام چھن جاتا ہے۔ تب اُسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھ پر فلاں انعام تھا۔ فلاں تھا۔ تو اللہ تعالےٰ کے مزید انعام حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی حمد جاری رکھی جائے۔ اور جو نعمتیں اس کی طرف سے ملی ہیں۔ ان کے شکریہ میں بے اختیار الحمد للہ رب العٰلمین نکلے ؛

حکومت برطانیہ ایک نعمت ہے

میں نے بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے یہ حکومت برطانیہ بھی ایک نعمت ہے۔ بعض نادان اور کم عقل ہیں۔ جو اس کے ماتحت رہتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں فلاں حقوق نہیں دئے گئے۔ ہمیں فلاں اختیارات نہیں سپرد کئے گئے۔ یہ نہیں دیا۔ وہ نہیں دیا۔ لیکن انہیں پتہ تب لگے۔ جب کہیں باہر جا کر دیکھیں۔ یہاں تو وہ کہہ لیتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں حقوق نہیں دئے گئے۔ ہماری فلاں بات نہیں مانی گئی۔ مگر کسی اور جگہ اتنا کہنے کی بھی اجازت نہیں پائیں گے۔ اور یہ کہنے پر پکڑ کر قید کر دئے جائیں گے۔ یہاں تو جلسے ہوتے اور بعض اوقات گورنمنٹ کے خلاف بھی تقریریں کرتے ہیں۔ اور بعض اخباروں میں سخت سخت الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ بہت کچھ برداشت کر جاتی ہے اور جب تک فتنہ وفساد کا ڈر نہ ہو۔ دخل نہیں دیتی۔ ایسے وقت میں اس کے لئے دخل دینا ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ اگر اس وقت بھی دخل نہ دے۔ تو گویا اس میں حکومت کرنے کا مادہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ تو یہ حکومت بھی اللہ تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس لئے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ سورہ والناس اس گورنمنٹ کے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ پھر آپ نے اس کے متعلق یہ دعا کی ہے۔ کہ ؎

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام

ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

اس میں کسی خاص بادشاہ کا نام لیکر دعا نہیں کی گئی۔ کیونکہ بادشاہ تو بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے آپنے سلطنت کے لئے دعا کی ہے ؛

نبی بڑے شکر گذار ہوتے ہیں۔

انبیاء کا دل بڑا شکر گذار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں میں نے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں جب دن رات چھپتیں۔ تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے۔ لیکن جب کوئی شخص رات کے وقت پروف لاتا۔ تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کے لئے جاتے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے۔ کہ جزاک اللہ احسن الجزا۔ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے۔ میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سو یا۔ اور جب کہیں آنکھ کھلی۔ تو کام ہی کرتے دیکھا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے۔ لیکن آپ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انبیاء کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام احسانات کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے الحمد للہ رب العٰلمین کے سوا ان کے منہ سے کچھ نکلتا ہی نہیں۔ پس تم لوگ بھی خدا تعالےٰ کے انعامات کو دیکھ کر الحمد للہ رب العٰلمین ہی کہا کرو۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ بھی خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے۔ تم لوگ اگر ز[illegible]

شکر کروگے۔ تو یہی نہیں ہوگا۔ کہ تم خدا کے شکر گذار بندے بنوگے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے اور انعامات بھی حاصل کرلوگے۔ میرے خیال میں وہ لوگ جو گورنمنٹ کی مخالفت کرتے اور اس کے احسانات کی ناقدری کرتے ہیں۔ وہ اگر گورنمنٹ کے شکر گذار ہوں۔ تو ان پر خدا تعالےٰ کا فضل ہو جائے۔ اور ان کی مشکلات بھی دور ہو جائیں۔ گورنمنٹ کی آجکل کی مشکلات کے لئے لوگ جلسے کرتے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو دل میں کچھ اور رکھتے ہیں۔ اور زبان پر کچھ اور۔ مگر چونکہ اظہار وفاداری کا یہ بھی ایک طریق ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی اس طرح کرے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اصل وفاداری اور ہمدردی اسی کا نام ہے۔ جو دل سے کی جائے گورنمنٹ چونکہ انسانوں کا مجموعہ ہے۔ اور انسان دل کی حالت کو معلوم نہیں کرسکتے۔ اس لئے جلسے کرنا کوئی معیوب بات نہیں۔ مگر حقیقی وفاداری اسی کا نام ہے۔ کہ گورنمنٹ کے لئے دعا کی جائے۔ اور پوشیدہ طور پر یہ کوشش کیجائے کہ جسطرح اس نے ہمیں موقعہ دیا ہے۔ کہ ہم اپنے دین کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اس طرح خدا تعالےٰ اسے موقعہ دے کہ یہ اپنی سلطنت کی توسیع کرسکے۔ اور جسطرح اس نے ہماری دینی رنگ میں حفاظت کی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اس کی دنیاوی رنگ میں حفاظت کرے۔ بلکہ دین میں بھی اسی راستہ پر چلائے۔ جس پر ہم چل رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ موجودہ جنگ دنیا میں عذاب کے طور پر آئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اسطرح اپنا جلال ظاہر کر رہا ہے کیا خدا تعالےٰ دعا کرنے سے اپنے جلال کا اظہار چھوڑ دیگا۔ ہاں اس سے یہ ہوگا۔ کہ جب دنیا دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ تو پھر اس کو کیا ضرورت ہے۔ کہ ہلاک کرے۔ آپ لوگ دعائیں کریں۔ کہ جسطرح گورنمنٹ نے ہم پر احسان کئے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ ان پر کرے۔ اور ہمارے دل ہمیشہ اپنے محسن کے لئے شکر گذار ہوں۔ نا شکر گذار نہ ہوں۔ تا خدا تعالےٰ کے اور فضلوں اور انعاموں کے جاذب بن جائیں۔

عالم نسواں

ایک احمدی انگلش خاتون کا خط

بنام

چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے

میرے پیارے بھائی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا بہت ہی مبارک خط مجھ کو کل صبح ملا۔ مجھ کو آپ کی خیریت کی خبر پڑھ کر ازحد خوشی ہوئی۔ مگر اس بات سے رنج پہونچا۔ کہ آپ خط لکھتے وقت کامل صحت میں نہ تھے۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے امید کرتی ہوں کہ اس خط کے پہونچنے پر آپ بالکل خیر و عافیت سے ہوں گے۔ آپ کا نوازش نامہ جو کہ آپنے کیپ ٹون سے ارسال فرمایا تھا۔ بہت نیک ساعت میں پہونچا۔ اسی طرح آپکا کارڈ اینا کو اچھے موقعہ پر ملا۔ ہم کو آپکے صحیح و سلامت ہونے سے اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ جس کا اظہار الفاظ سے نہیں ہو سکتا۔ اس سے پیشتر مجھ کو آپ کے صحیح و سالم پنجاب پہونچنے کی خبر بذریعہ بھائی عبدالرحیم صاحب ہو گئی تھی۔ مجھ کو اس بات کا سخت رنج ہوا۔ کہ میں آپ کو ان کے ذریعہ خط ارسال کرنا بھول گئی۔ مینے سنا ہے اور پڑھا بھی ہے۔ کہ جب سے آپ ہندوستان میں پہونچے ہیں۔ اپنے کام میں بہت مشغول ہیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ آپ اس بات پر بہت ہی فخر اور خوشی کرتے ہوں گے۔ کہ آپ کو ایک دفعہ پھر اپنے ملک میں نماز وغیرہ ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں بعض اوقات خیال کرتی ہوں۔ اور حیران ہوتی ہوں۔ کہ آپ اپنی والدہ اور دیگر عزیزوں سے کس محبت سے ملے ہوں گے۔ مینے اپنے دل میں آپ کی اپنے عزیزوں سے ملاقات کا نقشہ کھینچنے کی کوشش کی ہے۔

یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ آپ کو انگلستان سے بہت جلد واپس ہونا پڑا۔ وہاں کے لوگ کس قدر شکستہ خاطر ہوئے ہوں گے۔ وہاں آٹھ سو احمدی ایک بڑی کافی تعداد ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

میں اس بات سے ازحد خوش ہوئی۔ کہ وہاں احمدی احباب کی تعداد خوب بڑھ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ وہ وقت عنقریب ہے۔ کہ جب احمدیت بڑے زور شور سے ہمارے ملک میں پھیلے گی۔ اس خط کے پہونچنے سے پیشتر آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مسٹر ایونس نے بیعت کی فارم پر کردی ہے۔ (یعنے بیعت میں داخل ہو گیا ہے) وہ بہت مخلص اور جوشیلا انسان ہے۔ اور وہ اور لوگوں میں اسلام کی دلچسپی پیدا کرنے میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔ میری اس سے پہلے دن سے کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ وہ امید کرتے ہیں۔ کہ شاید ان کو فوج میں جانا پڑے۔ میں آپ کا پیغام ان تک پہونچانے میں بڑی خوش ہوں گی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اس سے بہت خوش ہوں گے۔ آپ کی یاد ہمیں کسی موقعہ بھی نہیں بھولی۔ برخوردار اینا مبارکہ بخیریت ہے۔ اور ان کو میری صحت کا بھی فخر حاصل ہے۔ ہم چند ایک ٹرپ پر گئے تھے۔ مگر موسم بہت خراب ہے۔

اینا ابھی تک تھیوسافیکل کلاس میں پڑھتی ہے۔ ایک دن اتوار کو میں اس کے ساتھ گئی۔ تاکہ معلوم کروں۔ کہ یہ کلاس کیسی ہے۔ ہمارے احمدی بچوں کی کلاس اگر ہو۔ تو بہت ترقی کرسکتی ہے۔ آپ اس سے خوش ہوں گے۔ کہ چند دن گذرے۔ مینے اینا سے دریافت کیا۔ کہ اس نے سکول میں کیا سیکھا ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ ہمارا ایک انجیل کا سبق مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق ہوا۔ لیکن مسیح مرا نہیں۔ اماں جان آپ بھی جانتے ہیں۔ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ بلکہ ان پر تو غشی طاری ہوئی تھی مینے پوچھا۔ کہ اینا یہ کہاں سے سنا۔ کہنے لگی۔ میں نے اس کو ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے۔ اور یہ ضرور سچ ہے۔ میں کچھ اور تشریح نہیں کرنا چاہتی۔ میں اس کی بھوئی کے لئے یہی چاہتی ہوں۔ کہ یہ لڑکی مسلمان ہو جائے۔ اور ایک پکے مسلمان کی طرح اپنی زندگی گذارے۔ لیکن ان سب باتوں کو خدا

پر چھوڑنا چاہیئے۔ وہ بہتر جانتا ہے۔ آجکل میں سوائے مسٹر ایونس کو کتابیں مہیا کر کے دینے کے اور لوگوں کے ساتھ خط و کتابت اسلام کے لئے اس سے زیادہ کوئی کام نہیں کر رہی۔ میں درحقیقت بہت کم کام کرتی ہوں۔ الحمدللہ کہ میں نماز پوری آزادی کے ساتھ پڑھتی ہوں۔ ہر فرصت کے موقعہ پر میں قرآن کریم کا مطالعہ کرتی ہوں۔ اور ان اسباق کا بھی جو مسیح الوسع مطالعہ کرتی ہوں۔ جو کہ مولوی صوفی غلام محمد صاحب بھیجتے ہیں۔ مگر خانگی معاملات کی وجہ سے اچھی طرح آزادی سے مطالعہ نہیں کر سکتی*

بھائی قاضی عبداللہ صاحب کے نوازشنامے بھی اکثر قطرے گذرتے ہیں۔ اور ان کی خیر و عافیت پہونچتی رہتی ہے۔ وہ میرے لئے بطور معلم اور مددگار کے ہیں۔ چند دن گذرے ہیں۔ کہ مجھ کو مولوی صدرالدین صاحب کے دو خط ملے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں آپ کی مذہبی معاملات میں نمایاں ترقی سے بہت ہی خوش ہوں۔ وہ اس سے بہت خوش ہیں۔ انھوں نے مجھے بتلایا ہے۔ کہ جب مینے اسلام قبول کیا تھا۔ تو انھوں نے تمام ہندوستان میں اس خبر کو شائع کروایا تھا۔ یہ میرے لئے ایک ایسی خبر تھی۔ کہ جس سے مجھ کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کیونکہ مینے اس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کیا تھا۔ کہ جب تک مینے حضرت میاں محمود احمد صاحب کو نہیں لکھا۔ مجھ کو مسلمان بنانے والی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ہی کتاب

Teachings of Islam

تھی*

میں مولوی صدرالدین صاحب کو بہت پسند کرتی ہوں ان کے خطوط مسرت بخش اور راحت افزا ہوتے ہیں لیکن مجھ کو اسبات کا حد سے زیادہ رنج ہے۔ کہ وہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلہ سے نہیں ہیں۔ میری دعا ہے۔ کہ خدا وہ دن لاوے۔ کہ وہ احمد کے مریدوں میں سے ہو جاویں*

مینے آپ کی نسبت بہت سے خواب اور کشف دیکھے ہیں۔ میں ان کے پورا ہونے کو بڑے صبر سے انتظار کر رہی ہوں۔ چند دن ہوئے۔ کہ مینے ایک خواب دیکھا۔ کہ ہمارے سلسلہ (احمدیہ) کو بہت بھاری فتح حاصل ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی شہزادہ یا کوئی بادشاہ ہمارے سلسلہ (احمدیہ) میں داخل ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ سینکڑوں آدمی داخل ہوئے ہیں۔ اسکا مسلمان ہونا ہمارے سلسلہ احمدیہ کے لئے دولت اور طاقت کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ الغرض تواتر سے یہ خواب مجھ کو آئے ہیں۔ کہ ہمارے پیارے سردار خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ بنصرہ) کو ایسی فتح ضرور (انشاء اللہ تعالیٰ) ہوگی۔ برادرم عبدالرحیم صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) خلیفۃ اوّل (رضی اللہ عنہ) اور خلیفہ ثانی (ایدہ اللہ بنصرہ) کے فوٹو ارسال فرمائے ہیں۔ مجھ کو ان تصاویر کا بڑا فخر ہے۔ کہ وہ میرے پاس ہیں۔ کیونکہ ان کے دیکھتے وقت روحانی طور پر میں قادیان پہونچ جاتی ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ اس قدر لمبے خط سے مجھے معذور سمجھیں گے*

میں آپ کو یہ بتلانا بھول گئی۔ کہ بھائی عبدالرحیم صاحب نے مجھے قرآن مجید انگریزی ترجمہ شدہ پہلا پارہ ارسال فرمایا ہے۔ خیال فرمائیں۔ کہ میرے جیسی نالائق کو ایسی اعلیٰ چیز کی مہربانی کا زیر بار ہونا کس قدر باعث فخر ہے۔ الحمدللہ*

اینا کی طرف سے سلام قبول ہووے۔ وہ عموماً آپ کی والدہ صاحبہ کی بابت پوچھتی رہتی ہے۔ آپ کی صحت۔ خوشنودی اور بے انداز کامیابی کی خواہاں

"سلمہ"

ایک عورت کی جرأت

ہمیں بذریعہ پیسہ اخبار معلوم ہوا ہے کہ چند دن ہوئے۔ گوجرانوالہ سے ایک عورت انٹرمیڈیٹ کلاس میں سوار ہو کر لاہور کی طرف روانہ ہوئی۔ اس کا خاوند سوانہ درجہ میں سوار تھا۔ کمرہ میں گارڈ نے عورت کو اکیلا دیکھ کر ایک سٹیشن پر گاڑی ٹھہری۔ تو اس کے پاس آ کر کہا۔ کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بے تکلف ارشاد کرنا۔ عورت نے نہایت متانت سے جواب دیا۔ کہ جناب صاحب میں آپکی عنایت کی مشکور ہوں مجھے تو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے تمہاری معشوقی دمیرخاوند) کو کسی چیز کی ضرورت ہو آپ ان سے بھی دریافت کر لیں۔ یہ سنکر وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔ ہم محکمہ ریلوے کی توجہ خاص طور پر ایسے واقعات کی

مراسلات

نواس بن سمعان کی حدیث کی صداقت واقعات سے

(از جناب مولوی کرمداد صاحب دوالمیال ضلع جہلم)

اس حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ نے ایک دفعہ کہا۔ کہ اس حدیث میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب کسی غیر نبی کی باتیں ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ایک بات بھی نہیں۔ اس لئے عاجز نے جمعہ کے روز خطبہ میں جہاں حکیم صاحب اور آپکے ساتھی سید مدثر شاہ صاحب بھی موجود تھے۔ واقعات سے ان باتوں کا صحیح ہونا بیان کیا۔ جو اس حدیث میں درج ہیں۔

اوّل اس حدیث میں ہے۔ فمن راٰہ فلیقرء علیہ فواتح۔ سورۃ الکہف۔ کیا کوئی منصف مزاج اور خدا ترس انسان اس جملہ کی صداقت سے انکار کر سکتا ہے۔ اور کیا کوئی احمدی بجز پنجابی مبلغین کے جس نے حضرت اقدس کی تصنیفات کو پڑھا ہو۔ اتنی دلیری سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہرگز نہیں*

دوم فیرسل علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم الخ یہ عذاب بموجب آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ ان عرش ابلیس علے البحر اے مرکزہ البحر (دیکھو مجمع البحار) اور ان فی البحر لشیاطین مسجونۃ...... یوشك ان تخرج فتقرء علے الناس قرآناً (مسلم) تمیم داری کی حدیث میں ہے فارقاوا الی جزیرۃ حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اھلب... قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الدیر

فی الدیر (لے دیر النصاری دیکھو مجمع) جہاں گناہ ہو وہاں ہی عذاب بھی آتا ہے۔ اس لئے عیسٰی نبی اللہ کی دعا سے یہ طیر (البڑوس بحری پرند کی شکل کے جہاز۔ دیکھو اخبارات) بھیجے گئے۔ آیت و اٰخرین منھم سے ظاہر ہے کہ یہی نبوت آخری زمانہ میں بھی ظاہر ہوگی۔ اس کے ثبوت میں فرمایا۔ والبحر المسجور بخاری میں ہے المسجور الموقد "جس وقت دریا جھونکے جاویں گے۔ جیسے تنور جھونکنے سے ابلتا ہے"۔ (دیکھو موضح) آیۃ واذا البحار سجرت کی تفسیر میں مجمع البحار لکھتا ہے۔ اے ملئت وفجر بعضھا الی بعض حتی تعود بحرا واحدا او ملئت نیرانا لتعذیب الفجار۔ ابوداؤد میں ہے۔ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا یہ نظارہ آجکل موجود ہے۔ حجج الکرامہ میں ان پرندوں کی نسبت لکھا ہے۔ فغرمیھم فی البحر وفی روایۃ فی النار۔ دریں روایت منافات نیست زیرا کہ بحر روز قیامت افروختہ شدہ آتش گردد۔ (دیکھو صفحہ ۴۳۸) آیۃ واذا البحار سجرت سورہ کورت میں ہے۔ جس کے متعلق حدیث میں ہے۔ شیبتنی ھود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت (ترمذی) جس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کی امت بھی عیسٰی نبی کا انکار کر کے اس عذاب سے حصہ لیگی۔ ان سورتوں میں غور کرنے سے اس عذاب کا حال جس کا ذکر نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے۔ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ سورہ ہود میں ہے من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون۔ اور سورہ واقعہ میں ہے اصحاب الشمال ما اصحاب الشمال فی سموم وحمیم ..... انھم کانوا قبل ذلک مترفین وکانوا یصرون علی الحنث العظیم (اس کی تفصیل دیکھو فاروق ۲۳ جلد ۱) سورہ مرسلات میں ہے۔ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب ..... انھا ترمی بشرر کالقصر۔ سورہ عم میں ہے۔ یوم ینفخ فی الصور ... وسیرت الجبال ..... ان جہنم کانت مرصادا۔ سورہ کہف میں اس نفخ اور جہنم کا حال پڑھو۔ اور سورہ

تکویر میں اس زمانہ کی جو پیشگوئیاں ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ جیسا کہ ان سورتوں میں موجودہ عذاب کا ذکر ہے اسی طرح ایک نبوت کے آنے کا بھی بیان ہے جسکا انکار کرنے سے یہ جہنم بھڑکایا گیا۔ سورہ ہود میں نوح علیہ السلام کے ذکر کے بعد فرمایا۔ تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک جس سے ظاہر ہے کہ اس امت میں ایک نوح آئیگا۔ چنانچہ وہ نوح آیا۔ اور اس پر یہ وحی اتری۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا (البشریٰ صفحہ ۱۲) (۲) رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا (البشریٰ صفحہ ۱۲۱) (۳) واستوت علی الجودی (البشریٰ صفحہ ۱۲۶) اور اس نوح نے عذاب سے پہلے ایک کشتی تیار کی۔ جب منکرین نے کہا۔ فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین۔ تو وفار التنور کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو لفظ تنور میں تھی۔ اور اس نوح کا یہ الہام رب سلطنی علی النار دنیا نے پورا ہوتا دیکھ لیا۔ اور جس آگ کی خبر دی۔ ؏

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ برسانے کے دن

وہ برسنے لگی۔ اور آخرین نے ترکنا علیہ فی الاخرین سلام علی نوح فی العٰلمین کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ سورۃ واقعہ میں ہے۔ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاٰخرین۔ اس آیت کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جو نبوت اولین میں آئی۔ وہی اب آخرین میں ظاہر ہوئی۔ آنجناب صلعم حاشر ہیں۔ جسطرح بعث اولیٰ میں ایک حشر ہوا۔ ضرور تھا۔ کہ بعث ثانی میں بھی ایک دہشتناک واقعہ اس نبوت کے ثبوت میں ظاہر ہو۔ سورہ مرسلات میں ہے۔ واذا الرسل اقتت اور اس نبی کو وحی ہوئی۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ سورہ عم میں بھی ایک واقعہ عظیم کی پیشگوئی اور وعدہ سیعلمون فرمایا۔ اور وہی آپ کی بعثت یوم یقوم الروح کا نظارہ سامنے رکھ کو ظاہر ہے جسکے دیکھنے والے کسی کو طاقت نہیں کہ کوئی چون وچرا کر سکے۔ کوئی بول نہیں سکتا الا من اذن لہ الرحمٰن۔ سورہ تکویر میں ہے۔ واذا الجنۃ ازلفت۔ اور پھر اس زمانہ کے نبی کو فرمایا۔ انی انزلت معک الجنۃ (البشریٰ صفحہ ۱۳۶) معراج

کی حدیث میں ہے۔ حتی اتینا الی روضۃ خضراء فیھا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلھا شیخ ..... بین یدیہ نار یوقدھا (بخاری) مطلب: آخری زمانہ میں بہشت دوزخ ظاہر ہوگی اسلام کا درخت اس بہشت میں بہت بڑھیگا۔ یہاں تک کہ اپنے کمال کو پہنچ جائیگا۔ اور اس درخت کے نیچے ایک عظیم الشان انسان کھڑا ہوگا۔ رجل طویل لا اکاد اریٰ راسہ طولا فی السماء (بخاری) اور اس کے زمانے کا یہ نشان بتایا۔ کہ اس وقت دوزخ کا فرشتہ آگ جلائیگا والذی یوقد النار مالک خازن النار۔ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود معمولی مجدد نہیں۔ بلکہ نوح وابراہیم کی طرح ایک نبی ہے۔ جسپر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص اسلام کے درخت پر چڑھ نہیں سکتا۔ الغرض نواس بن سمعان کی حدیث میں جس عذاب کے ذکر پر عیسٰی کو نبی اللہ کہا گیا۔ یہ عذاب ثابت کرتا ہے۔ کہ مسیح موعود نبی ہے۔ آنجناب صلعم کا یہ فرمانا۔ کہ مسیح موعود کی دعا سے یہ عذاب نازل ہوگا۔ اس میں ان لوگوں کے خیال کی تردید ہے۔ جو اس کو کسی دوسرے جرم اور گناہ کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ دوسرے گناہوں سے بھی دنیا میں عذاب آیا کرتے ہیں۔ مگر ایسا عذاب جس سے کتب سماوی اور انبیاء کے ماننے والے ہلاک ہو رہے ہیں۔ اور جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ سوائے انکار نبوت کے نہیں آتا۔ غور کرو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمودہ خیر رسال علیھم طیرا اور عیسٰی نبی اللہ کے الہام "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" نے کس کس طرح واقعات نے اُن کی تصدیق کی ؟

سوم۔ یہ حدیث بائبل کے ماننے والوں کو بھی کہہ رہی ہے۔ کہ یہ وہ مسیح ہے جسکا تم انتظار کر رہے ہو۔ آؤ اپنی پیشگوئیاں مجھ سے سنو ؛

بائیبل

(۱) یسعیاہ باب ۱۱-۴ " وہ اپنے منہ کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا۔ اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالیگا"

حدیث

(۱) ولا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات

(۲) تھسلنیکیوں ۲ باب ۸ -
اسوقت وہ بیدین ظاہر ہوگا۔ جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا"۔

(۳) مکاشفہ باب ۱۳ ۔ اور میں نے ایک حیوان سمندر سے نکلتے ہوئے دیکھا۔... اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔... ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے ہولی" ؎

(۴) یوایل باب ۱-۲-۳- "اے بوڑھو یہ سنو اور زمین کے سب رہنے والو کان دہرو... کہ ایک گروہ میری سرزمین پر چڑھ آئی وہ زور آور اور بے شمار ہیں... انہوں نے میری تاک کو اجاڑ ڈالا - کیونکہ پانی کی ندیاں سوکھ گئیں... پہاڑوں کی چوٹیوں پر... وہ پھاندتے ہیں۔ اس وقت... خداوند اپنے لوگوں کو جواب دے گا اور ان سے کہیگا کہ دیکھو میں تمہارے لئے اناج بھیجوں گا... اور اسکی بدبو اٹھیگی اور اس کی گندگی چڑھے گی... اے سرزمین مت ڈر... کیونکہ بیابان کی چراگاہ سبز ہوتی ہے کیونکہ وہ اگلی برسات اعتدال سے تمہیں بخشتا - بلکہ وہ تمہارے لئے زور کی بارش بھیجتا وہی اگلی اور پچھلی برسات جیسے شروع میں ہوئی تھی۔ (یعنی وہی نبوت پھر دوبارہ ظاہر ہوگی) یہاں تک کہ کھلیان گیہوں سے بھر جائیں گے

(۲) فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذوب الملح -

(۳) - مکتوب بین عینیہ ک ف ر - فیاتی علی القوم فیدعوھم فیومنون بہ

(۴) اذا وحی اللہ یا عیسیٰ انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فیمرادائلہم علی بحیرۃ الطبریۃ فیشربون مافیہا - (من کل حدب ینسلون) فبینہم کذلک اذ بعث اللہ عیسی بن مریم ؎ ویہبط نبی اللہ عیسی واصحابہ فلا یجدون موضع شبر الا قد ملأہ زہمہم ونتنہم ثم یرسل اللہ علیہم مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسلہ حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک - فترمیہم فی البحر وفی روایۃ فی النار وتستخرج نار... قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام)

(فقال علیک بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم.... ھقر

اور ان برسوں کے حاصلات کو جنہیں غول ٹڈی نے... کھالیا ہے۔ سو تمہیں پھیر دوں گا... تم جانو گے - میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اور کوئی دوسرا کوئی نہیں۔ اور میں آسمان اور زمین پر عجیب قدرتیں ظاہر کرونگا - یعنی لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون...... خداوند... یروشلم (قادیان) میں سے اپنی آواز بلند کریگا اور آسمان و زمین کانپینگے۔ سو اس وقت یروشلم ہی مقدس ہوگا - اور اجنبی لوگ کبھی اس کے درمیان نہیں گزریں گے۔ (یہاں بھی غور سے پڑھیں) خداوند کے گھر سے ایک چشمہ (نبوت) جاری ہوگا - اور ستم کی وادی کو سیراب کریگا" ؎

(۱۸) یسعیاہ باب ۱۱/۶ "اسوقت بھیڑیا برے کے ساتھ رہیگا - اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا... اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا - ... کالیکی بانبی میں ہاتھ ڈالے گا" ؎

(۱۹) یسعیاہ باب ۳۰/۲۳ - "تب وہ تیرے بیج کے لئے جو تو زمین میں بودے باران دے گا.... اس دن تیرے مواشی وسیع چراگاہوں میں چرے گی۔

دار الاسلام الشام.... فانہا معقل المسلمین.... ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وھناک یہلک) یہ سب نئی یروشلم یعنی قادیان کی تعریف ہے ؎

ذکریا باب ۱۴ میں ہے۔ جیتا پانی یروشلم سے جاری ہوگا - اس کے متعلق نزول المسیح صفحہ ۱۲۶ میں حضرت اقدس لکھتے ہیں " اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا۔ اور وہ قادیان ہے - جو خداتعالے کی نظر میں دارالامان ہے" ؎

(۱۷) حدیث میں مہدی کی نسبت آیا ہے - یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما و جورا ؎

(۱۸) فیکون عیسی بن مریم علیہ السلام فی امتی حکما عدلا.... حتی یدخل الولید یدہ فی الحیۃ فلا تضرہ.... و یکون الذئب فی الغنم کانہ کلبہا -

(۱۹) ویکون الثور بکذا و کذا من المال... قیل لہ فما یغلی الثور قال تحرث الارض کلہا ؎

من حسنی... ولتا بہم و اثر ستھم مسیح سنین (ان

اور بیل اور گدھوں کے بچے جن سے زمین کی جتوائی ہوتی ہے۔ ایسا چارہ جو چھلنی میں ڈال کے اور پنکھا کرکے چھانا گیا۔ کھائیں گے" ؎

وتقاب الارض تسمن وتشکر شکرا من لحومہم)

(۲۰) حزقی ایل باب ۳۹ - نکلیں گے۔ اور آگ لگا کر ہتھیاروں کو جلا دیں گے۔ یعنے سپروں اور ڈھالوں کو کمانوں اور تیروں کو اور بھالوں اور برچھوں کو اور وہ سات برس تک انہیں جلاتے رہیں گے۔... ہر ایک درندہ سے کہو۔ کہ تم جمع ہو کر آؤ۔ میرے اس ذبیحے پر... تم بہادروں کا گوشت کھاؤ گے ؎

یہ چند حوالے میں نے اس لئے پیش کئے۔ کہ جن باتوں کا اس حدیث میں ذکر ہے۔ وہ ایسی باتیں ہیں - جن کی نسبت زمانہ گواہی دیتا ہے۔ کہ یہ بالکل سچی ہیں۔ مسلمان ہو یا عیسائی کسی کو بھی ان کے ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ صرف اس ضد سے کہ اس میں مسیح موعود کو نبی اللہ کیوں کہا گیا۔ ان سب صداقتوں سے منہ پھیرنا جو قرآن احادیث اور بائبل سے ثابت ہیں - انصاف کا خون کرنا ہے - اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اس نبی کو شناخت کریں۔ اور اس چشمہ پر پہونچاتے جو یروشلم (قادیان) سے جاری ہوا۔ اور ستم کی وادی کو سیراب کر رہا ہے - اور اس خلیفہ برحق کی اطاعت کو قبول کرکے اس صحیفہ میں نام لکھانے کی ہمت عطا کرے۔ جس کی پیشگوئی باب ۳/۱ و ۷/۱ و ۲۰/۱۲ و ۲۱/۲۲ اور دانی ایل باب ۱۲/۱۲ اور یسعیاہ باب ۲۳/۴۲ وغیرہ میں موجود ہے۔ بھائیو اگر چاہتے ہو کہ تم دکھوں سے محفوظ رہ کر خصوصا اس آگ کے زمانہ میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہو تو اس نئی یروشلم میں سکونت اختیار کرو۔ اسکی نسبت پیشگوئی ہے۔" اس کے بعد موت نہیں رہیگی" (مکاشفہ باب ۲۱/۴) لا یموت احد من رجالکم (دیکھو البشریٰ صفحہ ۵) خدا تعالےٰ سے ڈرو اور لوگوں کو ڈراؤ۔ مسیح میں یعنے خدا تعالےٰ کے قہر کے سات پیالے سات فرشتے ہاتھ میں لیکر زمین پر الٹ رہے ہیں۔ دیکھو مکاشفہ باب ۱۶/۱) سمندروں کا پانی خون بنگیا۔ اور آسمان سے آدمیوں پر من من کے اولے گر رہے ہیں (مکاشفہ باب ۱۶/۲۱) آتش اس سات دروازے والے جہنم کو معمولی نظر سے نہ دیکھو۔ نواس بن سمعان کی حدیث بالکل سچی ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنی محسن گورنمنٹ کے لئے بھی دعا مانگتے رہو۔ یہ زمانہ غافل ہونیکا نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان آفات سے امن میں رکھے اور دارالامان کی ترقی دکھا دے۔ آمین یا رب العالمین ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

سننے میں آیا ہے کہ بعض کذاب لوگ مشہور کر رہے ہیں کہ مولوی محمد ابراہیم بقاپوری سے حکیم شاہنواز کا جواب نہیں دیا گیا۔ اور بعض عادیوں نے تو یہاں تک زیادتی کی ہے۔ کہ "مولوی محمد ابراہیم کو راولپنڈی سے تبدیل ہی اسی واسطے کیا گیا ہے" مگر میں سوائے اس کے کہ آیت قرآنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے اپنی بریت کروں اور کیا کر سکتا ہوں۔ ہاں بعض غریب رو شخصوں کے لئے اتنی عرض کرتا ہوں کہ میری طبیعت راولپنڈی میں علیل رہتی تھی۔ اور قادیان سے بھی جسمانی بعد تھا۔ اس واسطے میری کنایۃً عرض پر حضور پرنور حضرت سیدنا المحمود خلیفہ برحق مدظلہ نے کمال مہربانی سے اپنے جسمانی قرب میں لیکر روحانی قرب حاصل کرنے کا موقعہ دیدیا ۔

باقی رہا حکیم شاہ نواز کا جواب اسکے متعلق اصل اور صحیح واقعہ یوں ہے۔ کہ قریباً عرصہ سات ماہ گذرنے کو ہے۔ کیونکہ پندرہ جنوری ۱۹۱۶ء کو میرا پرچہ حکیم صاحب کی خدمت میں پہنچ چکا ہوا ہے) باوجود میرے بار بار تقاضا کرتے کے پھر بھی جواب نہیں دیا گیا اور جھوٹے وعدوں سے ٹالا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اپنا وعدہ اخبار پیغام ۲ مئی میں شائع بھی کر دیا تھا۔ مگر آج تک میرے پاس اس کا ذرا بھر اثر بھی نہیں پہنچا پس جب ۱۵ جنوری سے آج ۲۰ جولائی تک حکیم صاحب نے میرے پرچہ کا جواب نہیں دیا۔ اور کذاب لوگ خلاف واقعہ سے کام لینے لگ پڑے ہیں (کہ محمد ابراہیم بقاپوری شکست کھا گیا) تو مجھے بھی کوئی ہرج نہیں کہ میں اپنے اصل واقعہ کی تائید میں ہر ایک مرجب شخص کو مخاطب کر کے عرض کروں۔ کہ اگر آپ لوگوں کے دل میں ذرا بھر بھی انصاف یا خشیۃ اللہ ہے۔ تو مہربانی فرما کر آپ لوگ اوّلاً تو جناب حکیم صاحب مذکور کو ڈانٹیں کہ محمد ابراہیم بقاپوری کے پرچہ کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا۔ اور اگر اکیلے حکیم صاحب سے جواب نہیں بن آتا تو آپ لوگ اس کے ساتھ سب ملکر اس کی مدد کریں اور جواب دیں۔ بعدہٗ اپنے اخبار میں بمعہ میرے آخری پرچہ کے چھاپ دیں۔ جیسا کہ میں نے حکیم صاحب کے تین پرچے اپنے پرچوں کے ہمراہ اخبار فاروق میں چھپوا دئے تھے اور اگر ان دونوں باتوں سے ہچکچاتے ہو۔ تو کم از کم اتنا تو کرو۔ کہ حق کو قبول کرو۔ اور اگر کسی کے پاس میرے سوال کا جواب ہے۔ تو میں ہر ایک ایسے شخص کو جو نبوت و خلافت مسیح موعود کا منکر ہو۔ علی الاعلان عرض کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب دے۔ ہاں جواب دیتے وقت تہذیب کو خیرباد نہ کہدیں۔ مگر جب اتنے بڑے عالم متبحر حکیم نے گیارہ ماہ میں جواب نہیں دیا۔ اور سات ماہ سے تو ایسے خموش ہیں کہ میرے خط کا جواب بھی نہیں دیتے۔ اور اب آپ لوگ بھی میدان صداقت میں مردانہ وار نہ اتریں۔ اور نہ ہی اس کذب بیانی سے (کہ محمد ابراہیم نے جواب نہیں دیا) باز آویں تو بندہ آپکے لئے پھر دوبارہ وہی وعید خداوندی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ترہیباً پیش کرتا ہے۔ تاکہ آخر کو اوّل کے ساتھ مناسبت ہو جائے۔ کیونکہ دنیا کی وضع دوری ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

محمد ابراہیم بقاپوری مبلغ ضلع امرتسر

*نوٹ: یاد رہے کہ یہ میرا آخری پرچہ بھی رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ۸ ماہ مئی میں چھپ چکا ہوا ہے ۔

معاونین اخبار کی خدمت میں گذارش

اخبار کے شروع سال میں بعض احباب کے نام قیمت کی وصولی کے لئے وی پی کئے گئے تھے جنمیں سے بہتوں نے واپس کر دئے۔ اور ابتک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ آیندہ اخبار خریدنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اس واسطے ان کے پرچے اسوقت تک امانت میں پڑے ہیں۔ اگر وہ اخبار کی سرپرستی قبول فرمانا چاہیں تو قیمت خواہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیویں یا وی پی کی اجازت دیدیں تاکہ ان کے نام اخبار باقاعدہ ارسال کیا جاتا رہے ۔ مینجر